اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۲ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۲ جون بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی — سالانہ مع محصول ...

گلدستہ اخبارات

نہایت افسوس کی خبر ہے کہ مس بولس لیڈی سپرنٹنڈنٹ
الگزنڈرا اسکول امرتسر بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئیں۔ اس
ناگہانی موت سے الگزنڈرا اسکول کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ مس
صاحبہ مرحومہ نہایت شریف اور لئیق لیڈی تھیں۔ **گذشتہ**
سال کی نسبت امسال پنجاب میں گرمی زیادہ ہے۔ **اگرہ** میں
بھی ہیضہ پھوٹ نکلا۔ **بمبئی** کا اخبار لکھتا ہے۔ کہ اخبار عام نے
تعصب سے وقت پر شیخ مہر علی کی رہائی کی خبر کو شائع نہیں کیا
دھرم جیون لکھتا ہے کہ اتفاق کی آڑ میں دیانندیوں نے
اخلاق کا ستیاناس کر دیا ہے۔ **رفیق ہند** لکھتا ہے کہ اہل ہنود
ارادتاً اہل اسلام کی برباد کے درپے ہیں۔ **اخبار عام** کا کوئی
کارسپانڈنٹ شکایت کرتا ہے کہ آجکل بعض اخبارات میں بہت فحش
باتیں شائع ہوتی ہیں۔ **یہ** سچ ہے۔ نہ معلوم ایسی بیہودہ باتوں سے
ملک کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ **ایک** بنگالی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانوں
کی خواہش ہے۔ کہ روسی حکومت ہو۔ **اخبار** مسلم ہرالڈ کا جواب
دیتا ہے وہ آپ بنگالی ہی ہیں۔ جن میں جنگی قوت نام کو بھی نہیں۔
برہما میں مرد و عورت کا لباس یکساں ہے۔ **عام** لکھتا ہے۔ کہ
انگریزوں نے ہندوستان میں آکر تین باتیں پھیلائی ہیں۔ اول
الحاد۔ دوسرے سرکشی۔ تیسرے فضول خرچی۔ چوتھے آرام
طلبی۔ ہم کہتے ہیں کہ یہہ بالکل غلط ہے۔ ہندوستانیوں کا اپنا
قصور ہے۔ جنہوں نے آزادی کو بیجا طور پر استعمال کیا۔ **پٹنہ**
میں ایک بھائی نے اپنی بہن کی وفات کی تاب نہ لا کر کھڑکی سے
گر خودکشی کی۔ **ٹریبیون** میں ایک پنجابی جنٹلمین کی اُس
ملاقات کا خلاصہ چھپا جو پیرس میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ساتھ
ہوئی۔ اُسمیں مہاراجہ صاحب کا منشا ہے۔ کہ انگریز ہندوستان سے
نکالدیئے جاویں۔ اور میں انگلستان میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ +
روسی اخبار لکھتا ہے۔ کہ انگریزوں کو مجبوراً افغانستان میں
دخل دینا پڑیگا۔ جس سے روسیوں کی بن آدیگی۔ **سرینگر**
کشمیر میں ۱۹ مئی کو بارش ہوئی۔ فصل ربیع کے لئے نہایت مفید
ہوئی۔ **انجمن** پنجاب لاہور لکھتے ہیں کہ آجکل ریلوے پر بہت
حادثات ہوتے ہیں توجہ درکار ہے۔ **مقام** پر تھر واقع ملک
اسٹریا میں ۲۶ اپریل کو ایک سخت طوفان آیا۔ ۴۰۰ کشتیاں بالکل
غرق ہو گئیں۔ پانسو پچاس آدمی تلف ہوئے۔ یہہ سب
سوتی نکالنے کے کام میں مصروف تھے۔ **ایک** انجنیر کا قول
ہے کہ جس قدر چین کی دیوار میں مصالحہ وغیرہ خرچ ہوا ہے۔
اس سے ۱ فیٹ بلند و ۲ فیٹ چوڑی دیوار سارے دنیا کے
گرد بن سکتی ہے۔ **چین کی دیوار** ۲۲ برس میں بنی تھی **بنگال**
ایک مسلم بیرسٹری کے لئے لندن جاتے ہیں۔ **غین** کچہری
آنریری مجسٹریاں ہگلی میں ایک مختار کو ضرب اُسترے سے
ایک بابو صاحب نے مار ڈالا۔ **علیگڑہ** کالج میں حیدرآباد
کے سید مہدی علیخاں صاحب نے ۲ ہزار روپیہ چندہ میں دیا
آجکل رشوت ستانی پر اکثر اخبارات لکھ رہے ہیں۔
ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ **امرتسر** میں ایک شخص دو فیٹ
۹ انچہ قد کا ہے۔ لوگوں کے لئے تماشا ہے۔ **حیدر آباد**
دکن میں کسی حکیم نے ہیضہ کا ایسا مجرب علاج ایجاد کیا ہے۔ کہ ۱۰۰
سے ۹۰ بچ جاتے ہیں۔ **فیروزپور** میں ایک لڑکے نے اپنی
سوتیلی ماں کو گولی سے مار دیا۔ **کانپور** میں کرنل الکاٹ نے مردوں
سے گفتگو کرنے پر لکچر دیا (خبط) **فیروزپور** میں ایک ستم
ریل کے نیچے آکر کچلا گیا۔ **مرو** میں تمام روسی فوج کو میعاد
لمحہ میں تیار رہنے کا حکم ہے۔ **امریکہ** سے ہر سال چار کرور گیلن
کیروسین تیل داخل ہند ہوتا ہے۔ **سلطان** ٹرکی نے اپنی ۱۳

نور افشاں

مطبوعہ ۲ جون ۱۸۹۳ء

ہندو - مسلمان - اور عیسائی

بقیہ نمبر ۲

(سلسلہ قائم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۱ مطبوعہ ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء)

مذہبی تعصّب

اخبار نویس کا فرض ہے کہ جسطرح وہ اوروں کے عیوب کھولکر پبلک کے سامنے دھر دیتا ہے - ویسے ہی اُسکو اپنے عیب بھی یا اپنی قوم کے نقص خواہ ریلیجس ہوں خواہ سوشیل قوم کے روبرو رکھدینے چاہئے - اس سے اُسکی نیک نیتی اور صاف باطنی معلوم ہوگی - اسمیں خواہ قوم ناراض ہو - یا خوش اسبات کی خیال پرواہ نہیں کرنی چاہئے - اور اگر وہ اسکے برعکس کرے - تو اس سے اُسکا نہ صرف تعصب ہی ظاہر ہوگا - بلکہ یہہ بھی معلوم ہوگا - کہ وہ اپنی قوم کے نقصوں سے خوش ہے - اور اُسپر وہی مثال صادق آویگی +

خود را فضیحت دیگراں را نصیحت

ہم دیانتداری اور ایمانداری سے چاہتے ہیں - کہ جسطرح ہمنے ہندو مسلمانوں کے مذہبی تعصب کا مفصل ذکر کرکے اُنکے نقص ظاہر کئے تھے - ویسے ہی اپنے مسیحی بھائیوں کی غلطیاں اُنپر ظاہر کریں - +

فی زمانہ کل دنیا میں تین مشہور کلیسیائیں ہیں - گریک - رومن کیتھلک - پروٹسٹنٹ لیکن ہمیں صرف اُنہی سے غرض ہے - جو ہندوستان میں ہیں - سو وہ رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ ہیں رومن کیتھلک تو وہ جو پوپ کے ماننے والے اور جنپر بت پرستی کا الزام لگایا جاتا ہے - پروٹسٹنٹ اگرچہ کئی فرقوں میں منقسم ہیں لیکن خوبی یہہ ہے کہ ان فرقوں اور اُنکی شاخوں کے اصول ایمان میں کسی طرح فرق نہیں جسطرح کہ محمدی فرقوں کے ایمانی اصولوں میں تفاوت ہے اگرچہ اصول سب کے اچھے اور نجات کا رستہ ایک ہی ہے تاہم بعضے ایسے متعصب ہیں - کہ اپنے ہی کو دوسرے سے بڑا سمجھتے ہیں یہہ خصوصیت ان فرقوں کے خاص خاص ممبروں میں ہوا کرتی ہے - محمدیوں کی طرح نہیں کہ ایک فرقہ دوسرے کو ہیچ تصور کرے - جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اہل سنت اہل تشیع کو محمدی ہی نہیں سمجھتے - اور نہ موحدین کو - ہر ایک فرقہ اپنے ہی آپ کو سچا محمدی سمجھتا ہے - مسیحیوں کے درمیان اگر اس قسم کا خیال ہووے بھی (حالانکہ یہہ انجیل کے بالکل خلاف ہے) تو کسی خاص شخص میں ہوگا - عام پر اسکی دلالت کسی طرح نہیں ہوسکتی اور یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ یہہ تعصب کی بیماری یورپ سے دیسی مسیحیوں کے درمیان آئی ہے - وہ دیسی بھائی جو اس کو انجیلی تعلیم کے ساتھ اپنے کام میں لاتے ہیں سخت غلطی پر ہیں دیسیوں کو اس بیماری سے بچنا چاہئے کیونکہ یہہ قوم کے لئے مثل زنگ ہے - یا گھن ہے جو قوم کے نونہال پودے کو اندر ہی اندر کھائے جاتا ہے - بعض ولایتی پادری صاحبان میں اس قسم کا تعصب بہت ہوتا ہے - مگر یہہ صرف اُنہی میں ہوتا ہے جو اپنے کو بڑا بنانا چاہتے ہیں - اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں ہم ذیل میں مختلف فرقہ کے دو پادری صاحبان کے تعصب کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں +

(۱) ایک یو - پی مشن کے ولایتی پادری صاحب نے اپنے ایک دیسی مناد سے فرمایا - کہ ہم نہیں چاہتے کہ فلانی جگہہ ایپسکوپیلین مناد آوے - وہ جگہہ ہمارے علاقہ میں ہے - مناد نے کہا - کہ کیا ڈر ہے - وہ بھی عیسائی ہیں اور خداوند کا کام کرتے ہیں - ہم بھی اُسی کا کام کرتے ہیں بہتر ہے کہ آپس میں ملکر کام کریں پادری صاحب نے جواب دیا کہ ہاں ہے تو ٹھیک مگر وہ لوگ تعلیم اُلٹی دیتے ہیں - اور غلط مسائل سکھاتے ہیں سو ہم وہ جگہہ کسی صورت سے نہیں دے سکتے - کیا یہہ بیجا تعصب نہیں ہے - ایپسکوپیلین میں کیا بُرائی ہے - کیا وہ مسیح کو نہیں مانتے - مسیح کے کفارہ پر اُنکا بھروسہ نہیں - مگر یاد رہے کہ ایسے خیالات انجیل کے خلاف اور تعصب بیجا پر مبنی ہیں - اُنسے بچنا چاہئے +

(۲) ایک پرسبیٹیرین جوان مسیحی کی شادی کا انتظام ایپسکوپیلین کمیٹی کسٹ کی لڑکی سے ہوا - اور دستور کے مطابق اشتہار بھی ہو چکا - تو ایپسکوپیلین پادری نے اسپر کمیٹی کسٹ سے کہا - کہ افسوس آپنے بڑی غلطی کی جو اپنی لڑکی کا انتظام ایک پرسبیٹیرین سے کیا - وہ لوگ عیسائی نہیں - وہ بدعتی ہیں - +

اب غور فرمائیے - کہ پرسبیٹیرین میں کیا بدعت ہے - صرف یہہ کہ وہ بشپ کو نہیں مانتے - لیکن اُسکو بزرگ اور قوم کا سرگروہ سمجھتے ہیں - افسوس کہ بعض اپنے تعصب کو حد سے باہر کر دیتے ہیں - ایسا کرنے میں ہم کچھ خوبی نہیں سمجھتے - ہم امریکن پرسبیٹیرین ہرگز کسیکو بدعتی نہیں کہتے - بلکہ اُنکو سچے اور سرگرم مسیحی سمجھتے ہیں اور حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ اُنکے ساتھ مل کے کام کریں - کیونکہ ہم اس کو انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کام سمجھتے ہیں - افسوس کہ اس بیجا اور بیہودہ تعصب نے بھی کلیسیا کی قومی ترقی کو روک رکھا ہے - ہائے تعصب تیرا وجود دنیا میں کیوں ہوا - اگرچہ بعض خاص یوروپین صاحبان میں اس قدر مذہبی تعصب ہے - تاہم قومیت میں اسکو دخل نہیں اگر کوئی ایسی ویسی بات لگاہے ہو جاوے - تو آپ دیکھ لینگے کہ سب ایک ہی ہیں - لیکن ہمکو اپنے دیسی مسیحی بھائیوں سے ڈر لگتا ہے اگر یہہ تعصب ویسا ہی بڑھ جاوے - جیسا بعض یوروپین میں ہے تو اُنکے لئے سخت خطرہ ہے - اور اس تعصب سے اُنکی قومیت کا جہاز تعصب بیجا کے بھنور میں آکر ایسا پھنسیگا - کہ رہائی مشکل ہوگی - اس لئے ہم اپنے دیسی مسیحی بھائیوں سے بمنت ملتمس ہیں - کہ وہ اس تعصب کو اپنے میں ہرگز ہرگز جگہہ نہ دیں - ہر ایک جو خداوند مسیح پر ایمان لاتا ہے نجات پاویگا - بھلا خیال تو کرو - کہ اگرچہ اس قدر کلیسیائیں ہیں - تو کیا مسیح بٹ گیا - کوئی کہتا ہے میں پولوس کا - اور کوئی کہتا ہے میں اپلوس کا - خداوند مسیح نے فرمایا کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں - سات کلیسیائیں ہیں سو لوسنکے

عہد میں بھی تھیں۔ اگر اب ہوگئیں تو کیا ڈر ہے۔ انکو اب خداوند کی طرف سے اشاعت انجیل کا وسیلہ سمجھیں۔ اور آپس میں ان فرقہ جات کے باعث کسی پر الزام نہ رکھیں۔ نہ کسی کو [illegible] کریں۔ اور غیر اقوام کے ہادیوں کی طرح بیجا حکومت سمجھیں کیونکہ عزت خدمت سے ہے۔ مسیح کے خادموں کا کام خدمت کرنی۔ نہ کہ خدمت لینی۔ چنانچہ خداوند مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ

"تب یسوع نے انہیں بلا کر کہا۔ کہ تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے حاکم اُنپر حکومت جتاتے اور اختیار والے اُنپر اپنا اختیار دکھاتے ہیں۔ پر تم لوگوں میں ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ جو تم میں بڑا ہوا چاہے۔ تمہارا خادم ہو۔ اور جو تم میں سردار بنا چاہے تمہارا بندہ ہو۔ چنانچہ ابن آدم بھی اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے۔ بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے"۔ متی ۲۰ باب ۲۵ سے ۲۸۔ پھر حضرت پطرس رسول فرماتے ہیں۔ کہ "تم خدا کے اُس گلے کی جو تمہارے درمیان ہے پاسبانی کرو۔ لاچاری سے نہیں بلکہ خوشی سے۔ اور ناروا نفع کے لئے نہیں۔ بلکہ دل خواہی سے نگہبانی کرو۔ اور خدا کی میراث پر خداوی مت کرو۔ بلکہ گلے کے لئے نمونہ بنو۔ اور جب سردار گڈریا ظاہر ہوگا۔ تب تم جلال کا ایسا ہار پاؤگے جو مرجھاتا نہیں"۔ ۱ پطرس ۵ باب ۲ سے ۴ +

ہم بھی تو پرسبٹیرین ہیں اور سچے پرسبٹیرین۔ اور متعصب پرسبٹیرین۔ اور ادھر اُدھر کے دستورات کو فضول سمجھتے ہیں مگر دستورات کے ماننے والوں کو غیر اہل کی جمہوری سلطنت اور مسیح کی سرکار سے علیحدہ نہیں سمجھتے کیونکہ رسول کہتا ہے۔ کہ اگر کوئی دن کو مانے تو خداوند کی خاطر۔ اگر کوئی دن کو نہ مانے تو خداوند کی خاطر۔ پس اس خیال سے کہ یہ فرقہ جات ایمان میں مخل نہیں۔ اور نہ راہ نجات میں مانع۔ ہم کسی کو برا نہیں کہتے اور نہ کہنا چاہئے بلکہ آپس میں پیار اور نیک سلوک کرنا چاہئے۔ اور مسیح کی ملکوت پھیلانی چاہئے جو ہم میں فروتنی کی راہ دکھا کر شرمندہ ہوویں حقیقی مسیحی ہو جانا چاہئے۔ اور یہ فرقہ بندی نتائجات ہماری قومیت کے لئے مضر ہیں اسی سبب سے سراسر نقصان ہے

اور ہم چاہتے ہیں کہ خدا وہ دن کرے۔ کہ ہم ایک مضبوط اور بہادر قوم ہو جاویں۔ تاکہ ہم بھی دیگر اقوام کی طرح گورنمنٹ سے اپنے حقوق کے خواستگار ہوں۔ اور آپس میں ملکر اپنی کمیٹیاں کو پورا کریں۔ پس اے ہندوستان کے مسیحیو ہر طرح کے تعصب کو چھوڑکر ایک قوم ہو جاؤ۔ تاکہ وہ ہر ایک قسم کے الزام جو آجکل دیسی مسیحیوں پر لگائے جاتے ہیں۔ (کبوتر خانہ) اور بھی باس (پنجابی) وغیرہ دور ہو جاویں۔ اور ہماری آیندہ نسل کی بہتری اور ترقی ہووے۔ باقی پھر سہی +

عموماً ہر زمانہ میں خصوصاً فی زمانہ ملک اور قوم کی ترقی زر و دولت پر منحصر ہے۔ زر دنیا میں وہ چیز ہے۔ جس کی بابت ایک ایشیائی فلسفر کا یہ مقولہ ہے۔ +

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا
ستار عیوب قاضی الحاجاتی

دولت ہی وہ چیز ہے جو سب عیوب کو ڈھانپتی ہے۔ پیسے سے انسان کی عزت ہے غریب و نادار کی زندگی کیا ہے دنیا میں اگر چاہو۔ کہ نیک نام اور باعزت ہو۔ تو دولت پیدا کرو۔ جسقدر آجکل زراعت پیشہ لوگوں پر افلاس ہو رہا ہے مشکل ہے کسی قوم پر ہوگا۔ اور اسکا سبب صرف فضول خرچی ہے۔ کفایت شعاری ایک ایسا علم ہے۔ کہ جس سے انسان کبھی تنگدست نہیں ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ واہ واہ اور نام کی خاطر شادی و غمی میں اپنی دولت برباد کر دیتے ہیں جس سے اُن کی آیندہ امیدیں سب خاک میں ملجاتی ہیں۔ ہم ذیل میں اُس جلسہ کی رپورٹ کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو قوم جاٹ کی کفایت شعاری کی نسبت بٹالہ ضلع گورداسپور میں ۲۸ تاریخ ماہ مارچ منعقد ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ نہ صرف قوم جاٹ بلکہ دیگر اقوام بھی اسپر غور و عمل در آمد کرکے اس سے دنیوی ہر قسم کے فوائد حاصل کرینگے۔ اور قوم کے سرپرستوں کی محنت رائگاں نہ جاویگی

ہمارے پاس بٹالہ ضلع گورداسپور سے ایک چھپا بیان معہ رپورٹ انسداد فضول اخراجات شادی و غمی جلسہ منعقدہ ۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء بمقام بٹالہ بھیجی جسکے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں بہ تحریک جناب ڈبلیو کولڈ سٹریم صاحب بہادر کمشنر لاہور قوم جاٹ کے فضول اخراجات کے انسداد کے لئے ایک کمیٹی بسعی جناب منصف شیر سنگھ صاحب باجوہ منعقد ہوئی۔ جس کی یہ غرض تھی۔ کہ قوم جاٹ خود بخود تو اصلاح پذیر ہونے سے رہی کسی طرح کوشش کرکے اون کو ان اخراجات کے نفع نقصان سے خبردار کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس جلسہ کو صاحبان ذیل نے اپنی تشریف آوری سے رونق بخشی۔ جناب پرکنس صاحب بہادر کمشنر مہتمم بندوبست۔ کرنل گارڈن ینگ صاحب بہادر جناب ڈین صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھیہ معہ دیگر سرداران مجیٹھیہ کے سردار اجیت سنگھ ضلع جالندھر۔ سردار دیوا سنگھ گھوڑیواہ سردار بھگوان سنگھ بھاگووالہ وغیرہ اور قوم جاٹ کے سرگروہ ممبر اضلاع لودیانہ۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ لاہور۔ امرتسر۔ ہوشیارپور۔ سیالکوٹ۔ گورداسپور جو اس جلسے کے لئے بذریعہ اشتہار و خطوط بلائے گئے تخمیناً ایک ہزار کے شریک جلسہ تھے۔ اور یہ سب انتظام سردار شیر سنگھ صاحب منصف بٹالہ کے اہتمام سے نہایت درستگی و خوش اسلوبی سے ہوا +

بوقت انعقاد جلسہ صاحبان ذیل نے تقریریں کیں جناب ایچ ای پرکنس صاحب بہادر کمشنر مہتمم کرنل جی جی ینگ صاحب بہادر۔ حافظ غلام جیلانی صاحب۔ ان تقریروں نے حاضرین کے دلوں پر بہت تاثیر کی۔ چنانچہ اُسوقت شادی غمی کے اخراجات کے قواعد مرتب کئے گئے۔ جو ہمارے خیالات میں نہایت عمدہ ہیں۔ امید ہے کہ اگر اسطرح عمل درآمد ہوگا تو تھوڑے ہی دنوں میں قوم جاٹ سرسبز و خوش حال ہو جائیگی اور قرضہ کی مصیبتوں سے رہائی پائینگے۔ بایں صورت ملک کی بہتری و زراعت میں ترقی ہوگی +

مراسلات

ذیل میں ہم ایک مباحثہ جو پادری بی سی اوڈل صاحب اور ایک محمدی مولوی کے درمیان ہوا درج کرتے ہیں اگرچہ اسمیں کوئی نئی بات تو نہیں سوا محمدی صاحبان کا انصاف اور تحقیق ظاہر ہو اسپر ہم کچھ رائے دینا نہیں چاہتے صرف پادری صاحب اور مولوی صاحب کی آپکی تقریر اور مضمونوں کا فیصلہ درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے +

اتفاقی مباحثہ

واضح ہو کہ چند روز سے قصبہ دھرم کوٹ ضلع فیروزپور میں جناب مولوی صاحب مولوی ولی محمد جالندھری تشریف فرماتے اور مسلمانوں سے وعظ نصیحت دین اسلام فرماتے تھے چنانچہ ایک اشتہار مولوی صاحب نے اس مضمون کا جاری کیا کہ جس کسیکو گفتگو کرنا منظور ہو وہ بلا تامل آکر کرے شاید مطلب مولوی صاحب کا اس اشتہار کے جاری کرنے میں گفتگو کرنا نسبت علمائے اسلام کی ہوگا مگر انہیں ایام میں پادری پورنچند صاحب اوڈل بھی اس قصبہ میں وارد ہوئے اور وہ ایک روز حسب معمول بازار میں منادی کرتے رہے ناگاہ انکی نظر میں بھی وہ اشتہار بازار میں لگا ہوا آیا جس کی نقل یہہ ہے۔

اشتہار

حامداً ومصلیاً

جملہ صاحبان عاشقین اسلام وطالبین منہج تقوام کو مژدہ ہو کہ حسن اتفاق خوش قسمتی ہم لوگوں سے حضرت ملک العلما شمس الفضلا فخر پنجاب مولوی مفتی ولی محمد صاحب عرف احمد حسن فاضل جالندھری تشریف لائے ہیں سو جمعہ ۲۵ فروری بمکان دھرم کوٹ وقت بعد نماز جمعہ بتائید طلب بصفا و مذہب حنفیہ وعظ فرماوینگے سب محبین اسلام کو لازم ہے کہ مجلس موصوف میں حاضر ہوکر ثواب بے نہایت حاصل کریں ایسا نہ ہو کہ کوئی اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہجاوے +

المشتہر

قاضی کمال الدین و قاضی خیر الدین

انہوں نے سمجھا کہ شاید مطلب مولوی صاحب کا ہر ایک اہل مذہب سے مباحثہ کرنے کا ہوگا اس لئے مولوی صاحب کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ اگر آپ دین اسلام کی حقیقت کو ثابت فرماویں اور قرآن شریف کو کلام اللہ ہونا بپایہ ثبوت پہنچا دیں تو مجھے آپکی تقلید کرنے میں ہرگز دریغ نہ ہوگا چنانچہ بپاس خاطر کئی اشخاص اہل شہر کے مولوی صاحب نے بتاریخ ۱۳ مارچ سنہ گفتگو کرنا پادری صاحب سے منظور فرمایا اور ۷ بجے شام کے متصل سے جلسہ ہوا جسمیں بہت خلقت شہر ہندو و مسلمانوں کا ہجوم ہوا اور مولوی صاحب اور پادری صاحب جلسہ میں تشریف لائے اول مولوی صاحب نے بعد سلام معمولی دریافت اسم مبارک و گفتگو کرنا مذہب عیسوی میں پادری صاحب سے تہیہ اظہار کیا پادری صاحب نے کہا اول میرا سوال جو آپ سے دو تین روز سے معرفت فلاں فلاں اشخاص کے ہو چکا ہے یعنے یہہ کہ آپ مذہب اسلام کو منجانب اللہ ہونے اور قرآن شریف کو کلام الٰہی معنی کو ثابت فرماویں تو بعد دین عیسوی پر جسقدر شکوک آپ فرماویں میں انکا جواب دونگا چنانچہ بعد گفتگو اسی پر قرار پایا کہ اول مولوی صاحب حقیت دین اسلام اور قرآن شریف کا منجانب اللہ اور کلام اللہ ہونا ثابت فرماوینگے۔ اور ابتدائی میں چند شرائط ضروری معمولی طرفین سے مقرر ہوئیں۔ اول یہہ کہ کوئی شخص سوائے متکلم اور مخاطب کے درمیان سے نہ بولے اور فریقین بھی جب تک ایک فریق اپنا کلام پورا نکرلے تب تک درمیان سے دوسرا فریق گفتگو نہ چلا دے۔ دوم یہہ کہ کوئی کلمہ خلاف تہذیب زبان سے نہ نکالے۔ سیوم۔ چند اشخاص ذی علم اور واقف کار جو منجملہ اہل مذاہب فریقین سے انہوں مثلاً اہل ہنود سے مقرر ہوں تاکہ سوال اور جواب فریقین کو سوچ سمجھکر اپنی رائے انصافاً بیان کریں اور انہیں ہیکو اختیار ہو کہ جو فریق برخلاف شرائط عمل کرے اسے روک دیں چنانچہ حسب رضامندی فریقین پانچ کس ثالث مقرر ہوئے۔ لالہ ٹھاکر داس صاحب مدرس اول۔ بابو لشنداس صاحب ڈاکٹر۔ ملکھی رام۔ آتما رام۔ بندرامن۔ اور منجملہ انکے ایک شخص اخیر الذکر کی معرفت تمام گفتگو کا بھی قلمبند ہونا بھی قرار پایا اول پادری صاحب نے فرمایا کہ میں چند نشانات دین حق کے اور کچھ صفات خداوند تعالیٰ کے بیان کرنا چاہتا ہوں اگر آپ کے نزدیک قابل تسلیم ہوں تو منظور فرماویں اور لکھائے جاویں تاکہ اُن سے دین اسلام کے اول مقابلہ کیا جاوے اگر کوئی نشان آپکے نزدیک ٹھیک ٹھیک نہو تو چھوڑ دیا جاوے چنانچہ بعد استماع مولوی صاحب نے نشانات دین حق و صفات خداوند مطلق مندرجہ ذیل تسلیم فرمائے اور لکھے گئے +

۱۔ دین حق وہ ہوگا جسمیں خدا کی ذات اور صفات کا بیان درست درست طورپر واقعہ ہو۔ دوم۔ دنیا اور آدمی کی پیدایش اور اُسکی پیدایش کی وجہہ کا ذکر جو کچھ اُس میں ہو تو ایسے طور پر ہو کہ خدا کی صفتوں کا ثبوت اور ظہور بھی اُس میں پایا جاوے ۳۔ اس کا بیان کہ خدا اور آدمی کے درمیان کیا نسبت ہے ۴۔ اُس دین پر خدا کے ایسے نشان ہوں جن سے ثابت ہو کہ وہ دین خدا کیطرف سے ہے۔ فقط +

اور خدا کی صفات کہ خدا قدوس۔ عادل۔ عالم الغیب صادق القول۔ قادر مطلق۔ واحد غیر متغیر۔ ہے بیانکیں اوّل پادری صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب قرآن شریف سے خدا کی اوّل صفت قدوسیت کا بیان فرماویں۔ مولوی صاحب نے بجواب ان کے یہہ آیت قرآن شریف کی پڑھی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا الی آخرہ اور بیان فرمایا کہ اس آیت کے ابتدا میں لفظ سبحان ہے جسکے کمال پاکیزگی و قدوسیت کے ہیں پس قرآن شریف سے خدا کی پاکیزگی اور قدوسیت صاف ثابت ہے پادری صاحب نے فرمایا بیشک قرآن شریف میں لفظ سبحان صدہا جگہہ پایا

[illegible]

نظم کے ریمارک پر ریمارک

ہمت کہاں سے لائیں کہاں جستجو کریں
کس حوصلہ پہ اُن سے دلا گفتگو کریں

ایڈیٹر صاحب نور افشاں

میں مولوی حسام الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے میری غلطی سے متنبّہ کیا۔ دوست ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف میرے شکریہ کو قبول فرما کر میری ذیل کی عرض پر بھی توجہ فرماوینگے۔ +

ایڈیٹر صاحب میں تو طرح دے بھولا لینے کے دینے پڑ گئے۔ مجھے بھلا کیا معلوم تھا۔ کہ اسکی بابت ایسے ایسے خیالات پیدا ہونگے۔ اس ریمارک کا جواب دینے کے لئے تو میں بالکل تیار ہوں مگر افسوس ہے کہ اپنے خیالات کو پورے طور پر اسجگہ ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسے بزرگ کے ساتھ مقابلہ ہے جو بالکل نئے اور راستباز عیسائی ہیں۔ میں نے مولوی صاحب کی تعریف اکثر منشی رحمت مسیح صاحب واعظ اور مولوی حبیب علی صاحب سے سنی ہے۔ اُنکے مقابلہ پر قلم اُٹھاتے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لکھے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ امید کہ مولوی صاحب موصوف میری گستاخی کو معاف فرماوینگے +

میرے عزیز صاحب ریمارک کو مصرع طرح سے اتفاق نہیں۔ غالباً اسلئے یہہ مصرع ناپسند ہوا ہے۔ کہ اسکا ظاہری مضمون پاکیزہ نہیں لیکن بنظر تعمق دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں وہ پاکیزہ مضمون ہے جسکا بیان اکثر کلام الٰہی میں آیا ہے +

(۱) غزل الغزلات جسمیں ایسے پاکیزہ بھید ہیں۔ کیا کسی دوسری کتاب میں ہونگے۔ مگر اُن کو صرف عاشقان الٰہی ہی بخوبی سمجھینگے۔ +

(۲) تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں

(۳) مسیح کو دولہا اور کلیسیا کو دولہن قرار دیا ہے۔

آپ بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ بائبل میں تشبیہوں اور استعاروں سے کام لیا گیا ہے اچھا جناب اگر آپکو مسیح طرح اور منشی سفیر صاحب کے خیالات حیرت میں ڈالتے ہیں۔ تو نہ معلوم مذکورہ بائبل کے مقامات پر آپ کیا خیال فرماتے ہونگے۔ میرا تو یہہ یقین ہے۔ کہ مجازی عشق سیڑھی ہے حقیقی عرفان اور عشق الٰہی کا +

آپکو معلوم ہو۔ کہ ایک جگہہ حضرت پولوس جورو خاوند کے تعلقات کا تذکرہ کرتے کرتے فرماتے ہیں۔ کہ "میں مسیح اور کلیسیا کی بابت کہتا ہوں" "وہ یہہ ایک بھید ہے"۔ +

پھر نہ معلوم کہ حضرت سفیر کے استعاروں سے آپ کیوں متحیر ہیں آپ بھی تو وہ بات کریں۔ ایک مس صاحبہ واعظ کی غزلیات پڑھ رہی تھیں انہیں ایک شعر آیا۔

روشن ہوں کیا آنکھیں میں ایکدم میں آن
تیری جو مسیح ہم کو کہیں خاکپا ملے

مس صاحبہ نے فرمایا کہ خاک سے نور کیسے حاصل ہو۔ اگر خاک آنکھوں میں پڑے تو آنکھیں اندھی ہونگی۔ یہہ مضمون ٹھیک نہیں۔ اب آپ ہی فرماویں کہ اُنکو کیا کوئی سمجھاوے ایسی باتوں و استعاروں کو تو کوئی باذوق ہی سمجھے +

آپ نے جو کچھ منشی سفیر کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ بالکل راست و درست ہے۔ ذرا بھی مبالغہ نہیں۔ البتہ واعظ کی نسبت جو آپنے ایک فقرہ لکھا ہے۔ اُس سے دل پر سخت چوٹ لگی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "بعض نکتہ چین احباب کہتے ہیں کہ واعظ فن عروض میں محض نابلد ہیں" نہ معلوم اس فقرہ سے واعظ کے دل پر کیا تاثیر ہوئی ہوگی وہ میں ذرا نازک مزاج کہیں آپکا یہہ فقرہ دیکھکر میدان سخن سے قدم پیچھے نہ ہٹالیں۔ کہنے والے تو کہہ گئے۔ مگر مناسب تھا۔ کہ آپ اسطرح لکھتے میں تو صاف کہتا ہوں (گستاخی معاف) یہہ آپ ہی کہتے ہیں کہ چھپنے والے ٹٹی کی آڑ میں کیوں شکار کھیلتے ہیں۔ سامنے ہو کر کہیں جو کچھ کہنا ہے۔ واعظ ایسا شخص تو نہیں کہ کسی کے کہنے کو بُرا مانے کیونکہ وہ خود اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ راحت دل طبع اول ثانی کے دیباچہ میں وہ اپنی کم لیاقتی کو مان لیتے ہیں۔ لیکن چونکہ میں غریب اور گمنام ہوں جیسے ایسے ہر ایک دلیری سے اعتراض کر دیتا ہے۔ لیکن گرفت اور طعنہ وہاں مناسب ہے۔ جہاں کوئی فخر کرے۔ وہ تو فخر کرنا جانتے ہی نہیں۔ اُنہوں نے صاف لکھا ہے کہ بہت تحفہ ریزش یہہ علم جیسا کہ آپنے بھی اپنے ریمارک میں تحریر فرمایا۔ لدنی ہے۔ سیکھنے سے کیا آئیگا بھائی واعظ نے کسی سے سیکھا نہیں۔ کسی سے جا کر اصلاح نہیں لی۔ عروض کی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ اسپر جو کچھ وہ کر سکتے ہیں کر کے دکھا دیتے ہیں۔ اعتراض کرنے والوں کا کیا۔ صرف زبان سے کہدینا ہے۔ کچھ کر کے دکھاویں۔ تو بھی ایک بات ہے۔ +

اسوقت تک اُنکے تین منظوم رسالہ میں (۱) مسیحی حرف واعظ (۲) بارہ ماہ واعظ (۳) راحت دل۔ نمبر ۱ و ۳ پنجابی زبان میں ہیں۔ اُنہوں نے یہہ دونوں رسالہ چھپوا کر منشی پادری امام الدین صاحب شہباز (پنجاب میں اوّل درجہ کے شاعر میں دہلی کے مسیحی شعرا بھی اُن سے اصلاح لیا کرتے ہیں) کی نذر کئے اُنہوں نے تقریظ یہہ لکھ دی۔ "وہ مضمون کی عمدگی ہے کچھ کلام نہیں۔ البتہ عروض میں کچھ نقص ہیں۔ مگر چونکہ مسیحی شاعروں میں اوّل اِس جوان نے یہہ کام کیا ہے۔ قابل تعریف ہے"۔ یہہ رسالے ایسے عام پسند ہوئے۔ کہ اب ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے دیہات کے پنجابی مسیحی میلوں اور جلسوں میں گاتے پھرتے ہیں۔ نمبر ۳ دوبارہ چھپ چکا ہے۔ اس رسالہ کے گیت اور غزلیں ایسی عام و خاص پسند ہوئی ہیں۔ خانگی نمازوں عام جلسوں پریم سبھاؤں حتیٰ کہ کلارک آباد (مسیحی گاؤں) کے گرجہ میں بھی گیت اور غزلیں گائی جاتی ہیں چنانچہ ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ منٹگمری کے سپرنٹنڈنٹ پولیس جو کہ ایک سید اور شریف ہیں۔ ان غزلوں اور گیتوں کے سننے کا ایسا شوق رکھتے ہیں کہ کلارک آباد کے جوانوں کو منٹگمری میں بلوا کر سنتے ہیں۔ اور اکثر گیت و غزلیں الگ کاغذ پر چھپوا کے تقسیم کئے ہیں۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سکاچ مشن کی ہماری کلیسیا میں انہی کا رواج ہے۔ گرلس بورڈنگ سکول لودیانہ

میں ہزلیں شوق خوش الحانی سے بہہ گیت گاتی ہیں۔ +

مولوی صاحب میں کہانتک لکھوں اگر آپ ایک دفعہ بھی انہیں سے کوئی غزل کسی خوش الحان سے سُنیں تو آپ بھی ضرور ڈاکٹر نجم الدین کیطرح (جنکا ریمارک راحت دل طبع ثانی کے آخر میں ہی) کہینگے۔ از ہم نے شور زحلاوت جد الیم۔

دو ایک باتیں خدا نے انسانیں ایسی رکھی ہیں۔ جو کہ سیکھنے اور حاصل کرنیسے حاصل نہیں ہوتیں۔ وہ خداداد اور لدنی ہیں حسن۔ خوش الحانی۔ طبع موزوں وغیرہ ایک شخص کا قول ہی کہ شاعر ونکا استاد خود خدا ہی۔ اگرچہ اس میں کچھ زیادتی ہو۔ مگر ٹھیک بھی ہی کیونکہ موزونی طبع سیکھنے سے ہرگز نہیں حاصل ہوتی کسی نے سچ کہا ہی +

اس میں کسی کا حصہ نہ بجز لعابِ لب

موزون طبع تو خداداد بات ہی

ہمارے فخر شاعر شہباز صاحب جب اردو کی پہلی کتاب پڑھا کرتے تھے۔ تو اسوقت شعر کہا کرتے تھے۔ انہوں نے کسیکو استاد نہیں پکڑا اور نہ کسی اصلاح لی اگر نقص ہی نکالنا ہو۔ تو غریبوں بیچاروں کیوں لڑا کرتے ہو۔ ذرا ہوائی زمانہ دوائی ملاحظہ فرماویں لیکن بڑے کا سامنا آسان نہیں دولتمند اور مشہور شخص جو کچھ دلویے۔ منظور ہی غریب بیچارہ کی ہستی خراب ہی اول تو وہ ڈرتا کچھ کرتا ہی نہیں۔ جو کچھ کرے بھی تو صلہ یہہ ملتا ہی۔ میرے پیارے وعظا سپیدل انہو دین آپ نے خداوند کی مدح سرائی میں لگے رہیں دنیا کے لوگوں کا تو کام ہی ہی ہم اب اسکا فیصلہ منشی شہباز پر چھوڑتے ہیں امید ہی کہ وہ راست دل پر درستی سے ریمارک دینگے کیونکہ وہ ان نکتوں کو بخوبی سمجھتے اور اسمیں انکو مذاق بھی ہی۔ اوگانے ولے تو تعریف کرتے ہیں مولوی صاحب کے ایک فقرہ پر تو میری بے اختیار ہنسی نکل گئی وہ لکھتے ہیں کہ "مرہم پنجابی بارہا اپنے سرعلی خوب تجویز کیا" اچھا انکو آپ اپنے گھر ہی دین میں اپنی طرح واپس بیٹھالو۔ ان اصحاب بزرگ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بہتر تو یہ ہی آیندہ اسیر کوئی نوال لکھیں کیونکہ ہمارے پیارے مولوی حسام الدین حسین صاحب پسند نہیں فرماتے +

راقم۔ پنجابی

مختلف واقعات

بقول کوہ نور لاہور میں ۲۲ رمئی سنہ ۱۹۰۴ء کو ریلیوں پر پیسہ اخبار نویسونکا ایک جلسہ منعقد ہوا جسکی غرض یہہ تھی کہ "پنجاب نیٹو پریس ایسوسی ایشن" قایم کرنی چاہئے۔ جسکے مقاصد یہہ ہوں کہ "دیسی اخبارات کی حیثیت میں اصلاح کیجائے۔ انکے باہم رشتہ اتحاد و یکجہتی بڑھایا جائے۔ اور تمام معاملات میں جو پریس کی بہبود سے تعلق رکھتے ہیں۔ بشراکت یکدگر کارروائی کریں" کچھ گفتگو کے بعد بہ تحریک منشی محرم علی صاحب ایڈیٹر رفیق ہند ایک سب کمیٹی اس ایسوسی ایشن کے قواعد مرتب کرنے کو مقرر کی گئی۔ جسکے ممبر صاحبان ذیل مقرر ہوئے۔ بابو سیتلا کانت چٹرجی صاحب پریزیڈنٹ۔ لالہ گنج بہاری صاحب سکرٹری منشی محرم علی صاحب و منشی محمد اکرم صاحب ممبران +

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں بددیانتی کی تحقیقات کرنیکی غرض سے جو سب کمیٹی قائم ہوئی تھی۔ وہ خفیہ طور سے شہادتیں لے رہی ہی۔ شہادت دینے والونکے لئے گورنمنٹ نے ہر قسم کی بریت کا حکم دیدیا ہی۔ ایسے موقعہ پر بھی اگر ہمارے ہموطنوں نے کمیٹی کو اصل حالات ظاہر نہ کئے تو انسے بڑھکر برائی اور ظلم پسند کون ہوسکتا ہی

دولتمندوں کو دلی آرام نصیب نہیں

جی کالڈ امریکہ کا ایک مشہور و معروف سوداگر کہتا ہی کہ میری دولت مجھے اسقدر بار معلوم ہوتی ہی۔ کہ میرے آرام کی خلل انداز ہی میں صبح سے شام تک سوا پھرا کرتا ہوں۔ یہہ روپیہ جو میرے پاس ہی اُسنے مجھے غلام کر لیا ہی جیسی بدولت کی ترقی ہی۔ اُسی قدر فکر اور تردودات کی بھی بادتی ہی +

نارووال ضلع سیالکوٹ سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں آجکل چوری سینہ زوری کا بہت زور ہی۔ زبردستی لوٹ لینے میں آجکل تو وہی مثل ہو رہی ہی۔ سکھاں دی لگی دیکھ دیوا بال کے۔ گذشتہ ہفتہ مس اسٹر صاحب کی کوٹھی میں جسکی وہ امریکہ تشریف لے گئی ہوئی تھیں رات کو دو چور گھس گئے۔ پلنگ کی چادر لیکر اُسکی مشعل بنائی۔ کیروسین تیل ڈالکر خوب مشعل روشن کی۔ اور ہر ایک کمرے اور جگہہ کی بے خوف تلاشی لی اور تمام اسباب پارچات وغیرہ ایک گٹھڑی میں باندھا۔ اتنے میں چوکیدار کو معلوم ہو گیا۔ اُسنے اپنے ساتھیوں کو جگایا۔ قریبًا دس بارہ آدمیوں نے چاروں طرف سے کوٹھی کو گھیر لیا۔ چوروں نے دیکھا کہ بے طرح قابو آئے۔ دلیر ہو کر باہر نکلے۔ چوکیداروں نے بڑی ہمت کی کہ ایک پکڑ لیا۔ مگر چوروں نے اُن سب آدمیوں کی ایسی گت بنائی۔ کہ ابھی تک زخمی پڑے ہیں۔ اور چوروں کا پتہ نہیں پولیس نے بھی اپنی کارروائی کی۔ مگر نتیجہ وہی معمولی۔ کون تھے؟ کہاں سے آئے؟ کدھر گئے؟ چلو جی سستے چھوٹے نقصان کچھ نہیں ہوا۔ یہہ بھی لکھتے ہیں کہ بباعث گرانی غلہ ہر روز چوری کی وارداتیں ظہور میں آتی ہیں +

سنجیال ایک مخبر یہہ کہ روس اب پھر سرحد افغانستان پر جھکا ہوا ہی بوجہہ نہیں جب غلزئی لوگ برسر بغاوت ہیں اور ولیسنگھر روسیوں کے کیمپ میں ہو تو اسوقت شہنشاہ روس کو ایشیا کی نسبت انگلستان پر حملہ کرکے اپنی رعایا کی توجہہ ہلسٹوں کیطرف سے ہٹا دینی کچھ مشکل نہیں۔ یہہ خواہ معتبر ثابت ہوتی ہی کہ روسی فوج خاسیاب سے اُترنے کیواسطے جمع ہوئی ہی اور عنقریب بلکہ لیا واقعہ پیش آنے والا ہی جو نتیجہ ہیہ کے واقعہ سے بھی زیادہ تر اندیشناک ہوگا اُسوقت برٹش گورنمنٹ نے غلزئیوں کی بغاوت کی خبر سُنکر جلدی فیصلہ کرنے میں بہت جلدی کی اور افغانستان کے کسی اور قطعہ کے بدلے افغانستان ناحق وسطیہ کے حوالہ کیا۔ روسی گورنمنٹ نے اُسوقت تک تو فیصلہ کر لیا تھا مگر اب غلزئیوں کی بغاوت کی خبر سُنکے اپنے مطلب کے واسطے اس معاملہ کو پھر تعویق میں ڈالیگی

سرکاری خبریں

موصول مطبع

ٹی۔ ٹراورڈ صاحب بجائے ایم میکالف صاحب بہادر کے جنکو سارٹیفکٹ پر ٦ ماہ کی رخصت عطا ہوئی ہی سیالکوٹ میں قائمقام ڈویژنل جج مقرر ہوئے ہیں +

خان بہادر سید ولاور علیشاہ قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ کو ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہے۔ +

اضلاع انبالہ و پشاور میں خفیف سی بارش ہوئی۔ فیروزپور میں ۲/۳ انچ و امرتسر میں ۱/۲ انچ و ملتان میں ۱/۲ انچ۔ ضلع پشاور میں صحت اچھی ہے اور دیگر سب جگہہ عمدہ ہے۔ نرخ اجناس اضلاع حصار و فیروزپور و امرتسر و ملتان میں بدستور ہے و ضلع دہلی میں کم و بیش ہوتا رہتا ہے و اضلاع انبالہ و راولپنڈی و پشاور میں گراں ہوتا جاتا ہے و جالندھر میں کسی قدر ارزاں ہوتا جاتا ہے و شاہپور میں گراں ہے لیکن قیمت غلہ بدستور۔ اضلاع جالندھر و راولپنڈی و ڈیرہ اسمعیلخاں میں فصل ربیع اوسط درجہ سے کم ہے و شاہپور میں کم ہے۔ اضلاع ملتان و پشاور میں کاشت فصل ربیع ہو رہی ہے۔ ضلع شاہپور میں چارہ بڑے مویشی کم ہے اور مویشی تکلیف میں ہیں۔ +

اخبارات تاربرقی

لنڈن۔ ۲۲ مئی۔ سینٹ مارگریٹ کے چرچ ویسٹ منسٹر میں جوبلی کی نماز ہوئی۔ صاحب اسپیکر اور ہوس آف کامنس کے چارسو ممبر شریک تھے۔ رسم مذکور نہایت دلکش تھی۔ +

کنٹربری و یارک کے آرچ بشپ اور دوسرے پادری صاحبان بھی مدعو تھے وعظ رپن کے بشپ صاحب نے کیا۔ اثنائے وعظ میں اُنہوں نے حضور ملکہ معظمہ کی نہایت درجہ تعریف کی اور اُن بہت سے عظیم فوائد کو جتلایا جو حضور ممدوحہ کے عہد میں خود ملک انگلستان اور نوآبادیوں کو حاصل ہوئے ہیں۔ +

لنڈن۔ ۲۴ مئی۔ آرڈننس کمیشن کی رپوٹ سے ظاہر ہے کہ جو الزامات کرنیل ہوپ اور مسٹر ہوپ اور مسٹر آرمسٹ اور مسٹر ہاس نے اس محکمہ پر لگائے تھے۔ وہ بے بنیاد ہیں لیکن ناکافی ہونے کا الزام ثابت ہو گیا ہے۔ +

مسودہ جرائم کا دوسرا فقرہ بھی ایک طویل اور پرجوش اجلاس کے بعد جس میں اکثر دفعہ کلوزر کے قاعدہ سے رجوع کیا گیا منظور ہو گیا ہے۔ +

ٹارنٹو۔ ۲۴ مئی۔ کنگسٹن اور ہملٹن کے بازاروں میں خلقت نے مسٹر او برائن پر ہجوم کر کے اینٹیں اور پتھر برسائے +

لنڈن۔ ۲۳ مئی۔ معاہدہ مصر میں جس پر کل دستخط ہو گئے ہیں یہہ شرط ہے کہ برٹش فوج تین سال میں مصر کو خالی کردے بشرطیکہ یہہ کارروائی اُسوقت بلا کسی اندیشہ کے کیجا سکے۔ دوسری صورت میں قبضہ کی میعاد کو توسیع دیجائیگی +

لنڈن۔ ۲۴ مئی۔ جس معاہدہ پر حال میں انگلستان اور باب عالی کے دستخط ہوئے ہیں اُسمیں یہہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ صلح اور جنگ کے زمانوں میں نہر سویز خاموش رہیگی اور اُس سے بلاقید آمد و رفت کرنیکا حق حاصل ہوگا +

برٹش عہدہ داران متعلقہ مصری فوج اسوقت تک اپنی موجودہ کاموں پر رہینگے جبتک کہ برٹش فوج کو مصر خالی کئے دو برس گذر جائیں۔ +

قسطنطنیہ۔ ۲۳ مئی۔ باب عالی نے ایک یادداشت سلاطین اعظم کے پاس بتاکید ارسال کی ہے کہ تخت بلغیریا کے اُمیدوار کی نسبت جلد کوئی فیصلہ ہونا چاہئے +

برلن۔ ۲۳ مئی۔ جرمنی کی پولیس نے دو فرانسیسی ریلوے عہدہ داروں کو مقام مونٹ ہرکس پر ایک جرمنی پوسٹ کو گراتے ہوئے گرفتار کیا +

پیرس۔ ۲۴ مئی۔ یہہ خیال نہیں کیا جاتا کہ جرمنی کی پولیس کا دو ریلوے فرانسیسی عہدہ داروں کو مونٹ ہرکس میں گرفتار کر لینا دونوں ملکوں کے بیچ میں کوئی مشکل پیدا کریگا +

روئداد میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس

مسٹر بلرک چارلس نیوٹن صاحب بہادر پریزیڈنٹ۔ ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ سکرتری محمد بخش صاحب لالہ مجید اس صاحب لالہ رساکر رام سید غلام محمد صاحب منشی رحیم بخش صاحب ممبران۔ مورخہ ۱۶ مئی ۱۸۸۷ء

نمبر ۱۔ درخواست ۳ گنپت رائے دفعیدار بہ درخواست عطاء وظیفہ خدمات پیش کی مع رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۲ مئی ۱۸۸۷ء معہ کاغذات سابقہ کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ گنپت رائے سب کمیٹی کی جو تجویز نمبر ۱۲ ہے منظور کیجاوے

نمبر ۲۔ درخواست بہادر وغیرہ ہندو کھتری لودیانہ بدرخواست اسکے کہ تھکیہ ہندو شرک چوڑہ بازار بمقابلہ مسجد تکیہ روپیہ لال کے نام پر ہو جاوے بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و جناب صاحب پریزیڈنٹ بہادر کر دئے گئے اسکے صرف مال شہر کو تکلیف ہوگی البتہ جو مٹی وغیرہ لگا کر شرک کو درست کیجاوے مگر اُسکے لئے جگہہ متصل گرجاگھر یا کوئی اور جگہہ تجویز کیجاوے۔ تجویز ہوئی کہ جب صاحب پریزیڈنٹ درخواست ٹھیک پاویں منظور کیجاوے +

نمبر ۳۔ رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی لودیانہ بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدرخواست عطاء فرمائے جانے انعام مسمیان فتح بخش و تیجی و دوارا و چیند و رولیا و امام الدین ماشکیان کو جنہوں نے فرو کرنے آگ دوکان جوہی کھتری میں کوشش کی۔ و حکم جناب صاحب پریزیڈنٹ بہادر کہ بابت فرو کرنے الٹی آگ کے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس نے کنسٹبلان کو سرشتہ پولیس سے عطاء محمد چپڑاسی میونسپل کو کمیٹی سے صرف انعام ملا ہے اب ماشکیان کو جو غیر ملازم میں مالکمکان سے انعام ملنا مناسب ہے۔ تجویز ہوئی کہ درخواست ماشکیان بابت انعام نامنظور کیجاوے۔ +

نمبر ۴۔ کاغذات مسز ہوڈسن صاحبہ بدرخواست عطائے وظیفہ واسطے اسکے کہ اُن وائیہ گری اپنے تعلیم و انگان معہ درخواست تحریری مسز ہوڈسن صاحبہ اگر ہمکو پچھلا وظیفہ آجتک نہ دیا جاوے تو آیندہ کو دعوی نہیں کیا جاویگا اور جو اقرارنامہ میرا ہے وہ منسوخ ہو کر اور مجھے واپس دیجاوے۔ تجویز ہوئی کہ مسز ہوڈسن صاحبہ کو مبلغ ۵ روپیہ وظیفہ آخر مئی ۱۸۸۷ء تک دیا جاوے اور اقرارنامہ جو میم صاحبہ سے لیا گیا تھا وہ منسوخ کیا جاوے مگر اقرارنامہ واپس نہ دیا جاوے کیونکہ مثل میں سے نکالنا خلاف قاعدہ ہے +

نمبر ۵۔ سوختی داروغہ صفائی باطلاع فوت ہو جانے نورخاں چپڑاسی صفائی معہ عرضی شب بام اُمیدوار۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ شب بام کا نمبر ہے اسکو مقرر کیا جاوے +

باقی آیندہ

اشتہار

ازعدالت مسٹر کارسٹیفن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج لودیانہ منتظم جلسہ امداد ناداران

بمقدمہ نمبر ۱۱ - مرجوعہ ۱۳ مئی ۱۸۸۷ء

مسمیان ولیا پسر سمی و صدیق ولد ولیا کشمیری سکنائے لودیانہ ناداران +

بدرخواست قرار دیئے جانے نادار حسب دفعہ ۴۰۴ ضابطہ دیوانی - ازانجا کہ مسمیان ولیا ولد سمی و صدیق ولد ولیا کشمیری ساکن لودیانہ ناداران نے درخواست ناداری حسب دفعہ ۴۰۴ ضابطہ دیوانی مشعر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا میں پیش کرکے ایک فرد قرضہ ذمگی خود حالے ۵۰۰ کا اور جائداد خود مالیتی [illegible] کے پیش کی ہے اسلئے عدالت ہذا نے ۱۳ جون ۱۸۸۷ء تاریخ پیشی واسطے سماعت عذرات قرضخواہان مقرر ہوکر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی قرضخواہ کو نسبت ناداران مذکور الصدر کے دعویٰ ہووے وہ بتاریخ پیشی حاضر عدالت ہوکر اپنا دعویٰ ثابت کرے ورنہ بصورت غیر حاضری ہر ایک قرضخواہ کا قرضہ حسب فرد قرضہ ناداران صحیح متصور ہوکر کاروائی یکطرفہ کیجاویگی - اور کوئی عذر مابعد قابل سماعت نہ ہوگا فرد قرضہ جانب ادبرائے ملاحظہ قرضخواہان عدالت کے دروازہ پر چسپاں کیگئی ہے - فقط + ۱۳ مئی ۱۸۸۷ء

مہر عدالت — دستخط صاحب ڈسٹرکٹ جج

شعر و سخن نمبر ۲

مصرع طرح

دشت غربت میں مسافر کو وطن یاد آیا

غزل

طبعزاد منشی [illegible] الدین صاحب

جب مسیحا کا مجھے غنچہ دہن یاد آیا | گویا انجیل مقدس کا سخن یاد آیا
صورت بدر جو دیکھی تو کھلی آنکھ مری | جسکا مہ نور تھا میرا وہ چمن یاد آیا
دار فنا سے چلا دار بقا کو بندہ | دشت غربت میں مسافر کو وطن یاد آیا
درد و غم سہتے تھے جنگل میں بھٹکتے پھرتے | سیر کرنے کو مسیحا کا چمن یاد آیا
پڑا تھا قید میں ابلیس کے بے بس یارو | اس سے چھٹنے کو مسیحا کا کفن یاد آیا
جب بنا میرے مسیحا کی ثنا میں گانا | وہیں داؤد کے گانے کا دہن یاد آیا
کر شکر صاحب [illegible] کہ بلا سے چھوٹا | چھٹتے ہی مجکو مسیحا کا حسن یاد آیا

لودیانہ

الاماں گرمی - ہائے گرمی - گھر گرم - در گرم - بر گرم - اب تو یہہ حال ہو رہا ہے +

رات کو گرمی اور دن کو دھوپ
وقنا ربنا عذاب النار

اس ہفتہ ہم کو دو دفعہ ریلوے اسٹیشن پر جانے کا اتفاق ہوا - اس غضب کی گرمی میں اسطرح مسافر ٹھونس ٹھونس کر بھرے جاتے ہیں جیسے گونوں میں بھوسی - ایک ایک کمرہ میں پندرہ پندرہ مسافر توبہ اُن ریلوے ملازموں کو تو نہیں کچھہ رحم بھی نہیں - اور گورنمنٹ کو توجہہ بھی نہیں کہ رعایا کے ساتھہ کیا سلوک ہو رہا ہے - آجکل بہت مسافر ہردوار کو جاتے ہیں جو ہمیشہ بیماری اپنے ساتھہ لایا کرتے ہیں - مگر ٹرین کی وہی معمولی گاڑیاں ہیں - ہم حیران ہیں کہ جب مسافر بڑھتے ہیں تو گاڑیاں کیوں نہیں بڑھائی جاتیں - اگر دس کے بدلے بارہ ہوجاویں تو کیا حرج ہے - جاڑہ میں تو خیر گذارہ ہوجاتا ہے مگر اس غضب کی گرمی میں تو دم گھٹنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہتا +

لطیفہ - یہانکے ریلوے اسٹیشن کے ٹکٹ کلکٹر صاحب (صاحب بہادر ہیں) جو نئے تشریف لائے ہیں - اُنکے کام کی نہایت تعریف کیجاتی ہے کسی کو کوئی کیوں نہ ہو - بغیر ٹکٹ میل یا پلیٹ فارم کے باہر نہیں نکلنے دیتے - یہانتک کہ ریلوے ملازموں سے بھی پلیٹ فارم کا ٹکٹ طلب کیا کرتے ہیں - چاہئے بھی ایسا ہی - کیوں کسی کی رعایت کریں - اس غرض سے ہمنے اپنے قلی کو بھی پلیٹ فارم کا ٹکٹ لیدیا تھا - کہ جب ملازم اسٹیشن ہی نہیں - تو قلی بیچارہ کون ہے - امید ہے کہ اسٹیشن ماسٹر صاحب توجہہ فرماوینگے +

لیجئے - اس ہفتہ مقام [illegible] ضلع [illegible] میں آتشبازوں کے مکان میں آگ لگی جو بروز سالگرہ حضور قیصرہ ہند آتشبازی پھونکنے آئے تھے - اُنکی ایک دوکان یہاں شہر میں بھی ہے - اس آگ نے بہت نقصان کیا - چار آدمی اور ایک بھینس جلکر خاک ہوگئے اور مکان پختہ معہ کل اسباب راکھہ ہوگیا - ہم آگے بھی لکھہ چکے ہیں اور اب پھر سلف گورنمنٹ کو اسطرف توجہہ دلاتے ہیں - کہ کیوں نہیں آتشبازوں کے مکان شہر سے باہر کردیئے جاتے - ایک تو آتشباز کا نقصان ہوتا ہے - چار گھر اور بھی ساتھہ لے مرتا ہے - اور جب آگ لگتی ہے - تو بجھتی ویسی ہی ہے - جیسے بجھا کرتی ہے - آبادی سے کچھہ فاصلہ پر آتشبازی کا کارخانہ رہنے میں آتشبازوں کا کچھہ نقصان نہیں بلکہ سینکڑوں کا فائدہ ہے خود آتشبازوں کا بھی فائدہ ہے - اُنکی سکونت کے مکان شہر میں رہیں - صرف بارودخانہ شہر سے باہر رہے - اسطرح آتشزدگی سے اُنکا خانگی اسباب دگھر بچ جائیگا - ضرور ہے کہ ایسا بندوبست بہت جلد کیا جاوے +

ویکنیلڈ گنج کے لوگوں نے میونسپل کمیٹی میں کنوئے اور روشنی کے لئے عرضی دی ہے - دیکھئے کمیٹی کیا جواب دیتی ہے +

ریل کی دو گاڑیوں کے درمیان ایک قلی کچل کر مرگیا -

رسید زر

عبدالکریم صاحب کشمیری	لودیانہ	عہ ۶/
محمد بخش صاحب	"	عہ ۶/
منشی نخاور سنگھ صاحب	"	عہ ۶/۳
منشی رلارام صاحب	چنبہ	عہ
شیخ وارث الدین صاحب	کلارک آباد	عطر ۴/

[illegible]